امریکی سفارت کار کا'پر اسرار دورہ ربوہ

رپورٹ: اختر خان

مولانا اللہ یار ارشد کے انکشافات

گزشتہ دنوں امریکی قونصلر مقیم لاہور رچرڈ میکی کی ربوہ آمد کی خبریں اخبارات کا موضوع خاص بنی رہیں' بلکہ علماء کی جانب سے اس کی مذمت کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ رچرڈ میکی ربوہ آئے تو انہوں نے ربوہ کے قریب چنیوٹ میں پیپلزپارٹی سے تعلق رکھنے والے ایک ایم پی اے کے ہاں رات قیام بھی کیا' باخبر ذرائع کے مطابق انہوں نے چنیوٹ میں اپنے قیام کے دوران جھنگ اور سرگودھا سے تعلق رکھنے والی بعض اہم مذہبی اور سیاسی شخصیات سے ملاقات بھی کی' بعض اطلاعات کے مطابق امریکہ اس وقت پاکستان میں موجودہ حکومت کی اسلام پسندی اور خود انحصاری کی پالیسیوں کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے' اس لیے اس کی کوشش ہے کہ پاکستان میں مذہبی تصادم کرایا جائے اور اس کے لیے امریکی سرکار نے قادیانیوں کی مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے' کیونکہ ان کے پاس پورے ملک میں ایک منظم ٹیم بھی موجود ہے' جس سے ۱۹۸۴ء میں بھی وہ یہ کام لے چکے ہیں' قادیانی بھی امریکی سرکار کی طرح پاکستان میں شریعت کے نفاذ سے خوفزدہ ہیں' رچرڈ میکی صرف ربوہ ہی نہیں آئے بلکہ پورے ملک میں "اپنے دوستوں" سے ملاقاتوں میں مصروف ہیں' امریکی سفارت خانے کے ذرائع کے مطابق رچرڈ میکی امریکہ واپس جارہے ہیں اس لیے اپنے دوستوں سے الوداعی ملاقاتوں میں مصروف ہیں' اس سلسلہ میں بعض حقائق معلوم کرنے کے لیے ہم نے مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما اور مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد سے ملاقات کی۔

مولانا اللہ یار راشد نے ۱۹۷۸ء میں جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے درس نظامی کی سند حاصل کی اور ۱۹۷۹ء سے مجلس احرار اسلام سے وابستہ ہیں اور مجلس کے شعبہ تبلیغ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ بھی ہیں اور اب یہی ان کی زندگی کا مشن ہے۔ ۱۹۸۴ء میں ان کا انٹرویو ہفت روزہ "تکبیر" میں شائع ہوا تھا' جس میں انہوں نے ایک ملک گیر سازش کا انکشاف کیا تھا' جسے بعد میں حالات نے ۱۰۰ فیصد درست ثابت کر دیا تھا اس لیے اس موقع پر بھی ہم نے ان سے رابطہ کیا۔

مولانا اللہ یار راشد نے بتایا کہ رچرڈ میکی کی ربوہ آمد کے تین مقاصد ہیں:

۱- قادیانیوں اور امریکی حکومت کے درمیان بعض اختلافات ختم کر کے قادیانیوں کو دوبارہ امریکی ویزے کے اجراء کی نوید سنانا۔

۲- قادیانیوں کی مالی امداد کی بحالی اور قادیانیوں کے موجودہ بجٹ کا خسارہ پورا کرنا۔

۳- پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات کرانے کے لیے قادیانیوں کی خدمات حاصل کرنا اور اس کے لیے مالی وسائل مہیا کرنا۔

امریکہ اور قادیانیوں میں اختلافات کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ کچھ عرصہ قبل ایک قادیانی جوڑے (میاں بیوی) نے امریکہ میں ایک بیمہ کمپنی سے ۳۰ لاکھ ڈالر کا بیمہ کرایا اور پریمیم کی پہلی قسط ۶ ہزار امریکی ڈالر ادا کر کے وطن پاکستان آ گئے' یہاں آ کر ربوہ میں ایک حادثہ میں خاتون کی ہلاکت کا ڈرامہ رچایا گیا جس کی باقاعدہ تھانہ ربوہ میں ایف۔ آئی۔ آر درج کرائی گئی' خاتون کے شوہر نے امریکی بیمہ کمپنی کو ۳۰ لاکھ ڈالر کا کلیم بھیج دیا' جس پر بیمہ کمپنی نے اپنے طور پر تحقیقات کرائیں اور بالآخر ثابت ہو گیا کہ خاتون زندہ ہے' جس پر امریکی حکام نے قادیانیوں کے لیے ویزے جاری کرنے پر پابندی لگا دی' لہٰذا اب وہ پابندی ختم کرنے اور تجدید تعلقات کی خاطر امریکی قونصلر کو یہاں آنا پڑا۔

واضح رہے کہ امریکہ قادیانیوں کے لیے سماجی بہبود کے نام پر ہر سال معقول رقم فراہم کرتا ہے' لیکن اس سال تعلقات کی تجدید کی خاطر قادیانیوں کو زیادہ رقم فراہم کی گئی ہے۔ مجلس مشاورت (قادیانیوں کی تنظیم) کا اجلاس جس میں سالانہ بجٹ منظور ہوتا ہے' ماہ اپریل کے آخری ہفتہ میں ربوہ میں منعقد ہوا' بظاہر اس کی کارروائی کھلے عام ایوان محمود میں ہوتی ہے' لیکن اصل کارروائی رات کو قصر خلافت میں ہوتی ہے' جس کے بارے میں

عام قادیانیوں کو بھی علم نہیں ہوتا۔

مولانا اللہ یار ارشد کے مطابق رچرڈ میکی کی آمد کا تیسرا اور سب سے اہم مقصد پاکستان میں بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ فسادات کرانے کے لیے منصوبہ بندی تھا' انہوں نے بتایا کہ امریکہ کو اس مقصد کے لیے پاکستان میں قادیانیوں سے بہتر کوئی اور آلہ کار نہیں مل سکتا' ان کی پورے ملک میں شاخیں قائم ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں بھی وہ فرقہ وارانہ فسادات کرا چکے ہیں' اس مقصد کے لیے انہوں نے پہلے ہی ربوہ میں ایک خصوصی سیل قائم کیا ہوا ہے جہاں ''خدام الاحمدیہ'' کے جوانوں کو تخریب کاری کے علاوہ مختلف مذہبی روپ دھارنے کی تربیت دی جاتی ہے' اس مقصد کے لیے بھی رچرڈ میکی قادیانیوں کے ''اسکیم خاص'' فنڈ میں ایک بھاری رقم جمع کرا گئے ہیں۔'' مجلس مشاورت کے اجلاس کے موقع پر مرزا طاہر کا ایک خطبہ (پمفلٹ) تقسیم کیا گیا ہے' اس میں قادیانیوں سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ ''اسکیم خاص'' میں زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع کرایا جائے' تاہم پمفلٹ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ''اسکیم خاص'' میں جمع ہونے والے کروڑوں روپے خرچ کہاں کیے جائیں گے۔''

مولانا اللہ یار ارشد نے بتایا کہ اگر حکومت پاکستان ربوہ کی جانب توجہ میذول کرے اور لوگوں کو تحفظ فراہم کرے تو غریب قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد مسلمان ہونے کو تیار ہے' لیکن وہ اپنے بڑوں سے خوفزدہ ہیں' کیونکہ قادیانی منحرف ہونے والے قادیانیوں کو یا تو قتل کرا دیتے ہیں یا ان کے خلاف حدود آرڈی نینس کے تحت جھوٹا مقدمہ درج کروایا جاتا ہے۔ مثلاً غلام دین عرب زمیندار ولد شہزاد نے اسلام قبول کر لیا اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ کی عدالت میں باقاعدہ قبول اسلام اور قادیانیت سے تائب ہونے کا بیان دیا' لیکن کچھ عرصہ بعد قادیانیوں نے اسے لنگر خانے میں قتل کر دیا اور اس واقعہ کو خودکشی کا رنگ دیا گیا۔ ربوہ کی مسلمان آبادی کے مطالبے کے باوجود قتل کا مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔ اسی طرح بعض دیگر لوگوں کے مسلمان ہونے کی اطلاعات ملی ہیں' جو خوف سے ربوہ چھوڑ کر کسی دوسرے شہر میں گمنامی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ اگر پولیس اور انتظامیہ قادیانیوں کی مرضی پر نہ چلے تو ایسے افسران پر الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ ان کی لڑکیوں کو چھیڑتے ہیں' وہ اپنی لڑکیوں سے ایسے بیانات دلواتے ہیں' تاکہ یا تو وہ افسران خود ہی بھاگ جائیں یا ان کی بلیک میلنگ کا شکار بن کر

رہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مولانا اللہ یار ارشد نے ۱۹۸۴ء میں فرقہ وارانہ فسادات کرنے کی قادیانی شازش کا انکشاف کیا تھا' لیکن کسی سرکاری ایجنسی نے اس کا نوٹس نہیں لیا' حالانکہ بعد میں وہ درست ثابت ہوئی۔ اس بار پھر مولانا اللہ یار ارشد امریکہ اور قادیانیوں کی ملی بھگت سے تیار ہونے والی فسادات کی سازش بے نقاب کر رہے ہیں' دیکھیں سرکاری ایجنسیاں اس کے سدباب کے لیے کیا اقدامات کرتی ہیں۔

مزید اطلاعات کے مطابق رچرڈ میکی نے ربوہ میں قادیانیوں کے قائم مقام خلیفہ منصور سے ملاقات کے دوران قادیانیوں کے خلیفہ طاہر سے بھی (بیرون ملک) ٹیلی فون پر کافی دیر بات چیت کی' ہمارے ذریعے کے مطابق انہوں نے کچھ دیر کے وقفہ سے دو مرتبہ مرزا طاہر سے بات چیت کی اور ان کی گفتگو کا دورانیہ آدھے گھنٹے سے زائد رہا۔ علماء اور عوام کے شدید احتجاج پر رچرڈ میکی نے ربوہ آمد پر پاکستانی عوام سے معذرت کی' انہوں نے معذرت ربوہ سے ۱۵ کلو میٹر دور قلعہ میں اپنے اعزاز میں دیے گئے ایک عشائیے سے خطاب کرتے ہوئے کی' یہ عشائیہ مسلم لیگی رہنما مہر ریاض احمد لالی کی جانب سے دیا گیا تھا' تاہم یہ معلوم نہ ہو سکا کہ رچرڈ میکی دوبارہ اس علاقے میں کیوں آئے ہیں' اگرچہ رچرڈ میکی کے مطابق وہ یہاں صرف معذرت کرنے آئے ہیں کیونکہ ان کے دورہ ربوہ سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے' لیکن رچرڈ میکی اس سوال کا جواب نہ دے سکے کہ انہوں نے لاہور یا اسلام آباد میں پریس کانفرنس یا پریس ریلیز کے ذریعے معذرت کیوں نہ کرلی۔ معلوم ہوا ہے کہ رچرڈ میکی قادیانیوں پر ہونے والے نام نہاد مظالم کی بریفنگ اور قادیانیوں کے خلاف قائم مقدمات کی فہرست بھی اپنے ہمراہ لے گئے ہیں تاکہ انسانی حقوق کی تنظیموں سے ان کے حق میں آواز بلند کرائی جاسکے۔ یہ امر قارئین کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا کہ قادیانیوں کے خلاف اکثر مقدمات قادیانی خود ہی درج کراتے ہیں تاکہ مقدمات کی آڑ میں انہیں امریکہ' انگلینڈ یا کینیڈا میں پناہ حاصل ہو سکے۔ اثر ورسوخ اور پیسے سے مقدمہ درج نہ ہو سکے تو پرانی ایف آئی آر میں تحریف کر کے اس کی فوٹو کاپی سے کام چلا لیا جاتا ہے اور اب تو بعض مسلمان بھی قادیانی بن کر بیرون ملک جا رہے ہیں' اس سے ایک طرف تو قادیانی اپنے آپ کو مظلوم ظاہر کر کے دنیا بھر کی ہمدردی حاصل کرنے

میں کامیاب ہو جاتے ہیں' دوسری طرف انہیں بیرون ملک قیام کی اجازت باآسانی مل جاتی ہے۔

قادیانیوں نے ہزاروں مسلم خاندانوں کو بے روزگار کرنے کا ایک منصوبہ بنایا ہے' جس پر کام جاری ہے۔ تفصیلات کے مطابق ربوہ میں واقع پہاڑی سلسلے پر پتھر توڑنے والے ہزاروں مسلمان مزدور آباد ہیں۔ جو اپنے مذہبی معاملات میں بھی بہت سخت پابند ہیں۔ قادیانیوں کو یہ گوارا نہیں کہ یہ مسلم آبادی وہاں رہے' چنانچہ ایک طے شدہ منصوبے کے مطابق ایک جانب اخبارات میں اس پہاڑی سلسلے کو خطرناک علاقہ قرار دلوانے کے لیے مضامین شائع کروائے جا رہے ہیں' دوسری جانب اعلیٰ سطحی اثر و رسوخ کے ذریعے اسے خطرناک علاقہ قرار دلوانے کے لیے جدوجہد کی جا رہی ہے' اگر یہ علاقہ خطرناک قرار دے دیا گیا تو نہ صرف حکومت کروڑوں روپے سے محروم ہو جائے گی' بلکہ بلدیہ بھی ۱۰ لاکھ روپے کی سالانہ آمدنی سے ہاتھ دھو بیٹھے گی۔

(بشکریہ "تکبیر" کراچی' ۲۰ جون ۱۹۹۱ء)